خطبۂ جمعہ

بتاریخ:4 محرم الحرام1448ھ مطابق19 جون2026ء

وَقَفَاتٌ مَعَ بِدَايَةِ الْعَامِ الْهِجْرِيِّ

نئے ہجری سال کے آغاز پر چند اہم نصیحتیں

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو حقیقی بادشاہ ہے، نہایت پاکیزہ ہے اور سلامتی والا ہے۔ وہی راتوں اور دنوں کو چلانے والا ہے اور مہینوں اور سالوں کو بدلنے والا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، جس نے ماہِ محرم کو سال کے مہینوں کا آغاز بنایا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جو مخلوقات کے سردار، چودھویں رات کے کامل چاند اور نبوت کی آخری مہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل پر، ان کے صحابہ پر اور ان کی بہترین پیروی کرنے والوں پر تب تک رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرمائے جب تک روشنی اور تاریکی کی آمد و رفت جاری رہے۔

امابعد:

اے اللہ کے بندو! میں آپ کو اور خود اپنے نفس کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں؛ کیونکہ تقویٰ ہی سب سے بابرکت سرمایہ، سب سے گراں قدر عطیہ اور سب سے بلند و بالا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: { وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ } [النور: 52] "اور جو بھی اللہ اور

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے، اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے، پس وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔"

اور یاد رکھو کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے، اور بدترین امور (دین میں) نئی ایجاد کردہ چیزیں ہیں، اور ہر نئی ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مسلمانو!

امتِ مسلمہ ان دنوں ایک نئے ہجری سال کا استقبال کر رہی ہے، جبکہ گزرے ہوئے سال کا سورج اپنے تمام دکھوں اور سکھوں کے ساتھ الوداع کہہ چکا ہے۔ وہ سال اس حال میں رخصت ہوا کہ وہ ہمارے اعمال کا سچا گواہ ہے اور ہمارے پورے سال کا ریکارڈ اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ راتوں اور دنوں کا بدلنا اور مہینوں اور سالوں کا ختم ہونا کس قدر تیز ہے!! لیکن یاد رکھیے، کامیاب اور خوش نصیب انسان وہی ہے جو وقت کے ان بدلتے ہوئے حالات سے سبق اور عبرت حاصل کرے، اور گزرتے لمحات سے نصیحت پکڑے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ} [القمر: 4] "اور بلاشبہ یقیناً اُن کے پاس کئی خبریں آچکی ہیں، جن میں (برائیوں سے) باز آنے کا پورا سامان ہے۔"

اے ایمان والے بھائیو!

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے، نبیوں کے سردار اور کائنات کی سب سے برگزیدہ ہستی، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجرت کا عظیم واقعہ پیش آیا۔ اس واقعے نے دنیا کو اپنی روشنی سے منور کیا اور اس کے پسِ منظر میں عظمت و جلال کی بے شمار نشانیاں واضح ہوئیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ہجرت امتِ مسلمہ کے لیے ایک انمول خزانہ، زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ اور تاریخ کا وہ سرچشمہ بن گئی جو مسلمانوں کو عزت و

وقار کا راستہ دکھاتی ہے اور آنے والی نسلوں میں صحیح فیصلے کرنے کا عزم پیدا کرتی ہے۔ آج ہم اسی مبارک ہجرت کی یادیں تازہ کررہے ہیں اور اس کے دوران سامنے آنے والی قربانی، سخاوت اور جان نثاری کے اہم پہلوؤں کا تذکرہ کررہے ہیں، تاکہ ہم صبر، آپسی تعاون اور وفاداری کا اصل مطلب سمجھ سکیں۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے تیرہ سال تک مکہ میں اپنی قوم کو بڑی حکمت اور دلیری سے دین کی دعوت دی اور ڈرانے اور خوشخبری سنانے کے مختلف طریقوں سے اپنا پیغام پہنچایا۔ آپ ﷺ ان کی بیٹھکوں اور محفلوں میں خود چل کر جاتے تھے، اور اس بات کی بالکل پرواہ نہیں کرتے تھے کہ انہیں اس راہ میں کتنی تکلیفیں اور مصیبتیں جھیلنی پڑ رہی ہیں۔ دشمنوں نے آپ کو گمراہ کرنے، آپ کا مذاق اڑانے اور دکھ پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ بات یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور ہتھیار لے کر آپ کے گھر کا گھیراؤ کرلیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو ان کے درمیان سے بحفاظت نکال لیا اور ان کا مکر و فریب انہی پر الٹ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ﴾ [الأنفال: 30] "اور (اے نبی وہ وقت یاد کرو) جب کافر آپ کے متعلق خفیہ تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کردیں، یا مار ڈالیں یا جلاوطن کردیں۔ وہ بھی تدبیریں کررہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کررہا تھا اور اللہ ہی سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے"۔

جب ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا اور مسلمانوں کے لیے تکلیفیں ناقابل برداشت ہوگئیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ وہاں مسلمانوں کے درمیان امن کے ساتھ رہیں، مشرکوں کی سازشوں سے محفوظ ہوجائیں، اور اللہ کے پسندیدہ دین کو پوری دنیا میں پھیلائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کی یہ ہجرت امید کی ایک نئی کرن، فتح کی

شروعات، اور ایک طویل عرصے بعد مہاجر صحابہ کی فاتح اور کامیاب ہو کر مکہ واپسی کا راستہ بنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ} [القصص: 85] "اے نبی! بلاشبہ جس (اللہ) نے آپ پر قرآن (پر عمل اور اس کی تبلیغ) فرض کیا ہے وہ آپ کو دوبارہ اسی جگہ (مکہ) لوٹانے والا ہے۔"

اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ہجرت کی برکت سے اسلام کو عزت دی، اور مسلمانوں کی تکلیفوں اور تنگیوں کا دور ختم ہو گیا۔ یہ ہجرت حق کی روشنی اور شرک کے اندھیروں کے بیچ ایک بڑا فیصلہ کن موڑ بنی، اور اسی واقعے کے بعد اسلام کو طاقت، حکومت اور اقتدار حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا} [الإسراء: 81] "اور فرما دیجیے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا، یقیناً باطل مٹنے ہی والا تھا۔"

اے توحید کے پروانو!

ہجرتِ نبوی کے واقعے، اس کی شرعی نصیحتوں اور معجزات پر غور کرنے والا ہر انسان یہ بات صاف طور پر جان لیتا ہے کہ دنیا میں عزت اور غلبہ صرف اور صرف اللہ کی توحید، پکے ایمان، رب العالمین کی طرف لوٹنے اور اس کے سچے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے ہی مل سکتا ہے، ہمارے رب نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: {فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ} [الذاريات: 50] "پس اللہ کی طرف دوڑ کر آؤ۔ میں تمہارے لیے اس کی طرف سے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔"

چنانچہ ہجرت کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: جسمانی ہجرت؛ جو کہ شرک کی سرزمین سے اسلام کی سرزمین کی طرف کی جاتی ہے، اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب انسان اپنے مالک اور سب کچھ جاننے والے رب کی عبادت کرنے سے عاجز ہو جائے،

اور شعائرِ اسلام جیسے کہ نماز، زکوٰۃ اور روزے کا قائم کرنا ناممکن ہو جائے، چنانچہ اس وقت مومن اپنے دین کو بچانے کے لیے اور اپنے ایمان ویقین کی حفاظت کی خاطر ہجرت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا} [النساء: 100] "اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے نکلے پھر (راہ ہی میں) اسے موت آ لے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہو چکا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

دوسری قسم: قلبی ہجرت؛ اور یہ اللہ تعالی کی طرف اس کی توحید کو مان کر، اس کی رضا مندی کی جستجو کر کے، اس کی نافرمانیوں اور ناراضگی کے کاموں سے دور رہ کر، اور اس کے قوانین و واجبات کی پابندی کر کے ہوتی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ "مہاجر (حقیقت میں) وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔" [اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے]۔

اور دل کی یہ ہجرت ایمان کے درست ہونے اور اس کی سلامتی کے لیے ایک بنیادی شرط ہے، اور یہ مسلمان پر اس کی پوری زندگی میں فرض ہے، جسے وہ اپنی موت کے وقت تک کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی وجہ سے صحابہ کرام کے نفوس میں ہجرت کا مقام و مرتبہ بہت بڑا تھا، اور انہوں نے لوگوں کے سامنے اس کی فضیلت کو ظاہر کرنے اور اس کے حکم کو نمایاں کرنے میں بھرپور کوشش کی، چنانچہ انہوں نے اسی ہجرت کو ہر نئے سال کے آغاز کے لیے کلینڈر کی شروعات قرار دیا، اور مہینوں اور دنوں کے حساب کے لیے اسی کو معتبر وقت مقرر کیا؛ تاکہ امت کی تاریخ اور اس کی تہذیب کی عظمت پر فخر کیا جا سکے، اس کی

جدوجہد اور اس کے مقصدِ شرف کو یاد کیا جا سکے، اور اس کی خود مختاری کو مضبوط کرتے ہوئے دوسروں کی غلامی کا خاتمہ کیا جا سکے۔

اس لیے اے اللہ کے بندو! اس نئے سال کے شروع میں سچے دل سے توبہ کیجیے، اپنے رب کی طرف لوٹتے ہوئے اچھے کاموں کا توشہ جمع کیجیے، اور اچھے انجام، پکی خوشحالی اور بہت سی نعمتوں کی خوشخبری حاصل کر لیجیے۔ اس اللہ کی قسم جس نے ہمارے نبی محمد ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا! کسی مسلمان کی حالت تب تک ٹھیک نہیں ہو سکتی جب تک وہ دین پر عمل نہ کرنے لگے، اور اسے عزت اور مرتبہ تب تک نہیں مل سکتا جب تک وہ اللہ کی طرف رجوع نہ کرے اور نبیوں اور رسولوں کے بتائے ہوئے طریقے پر نہ چلے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: إِنَّا قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللهُ بِالإِسْلَامِ، فَمَهْمَا نَطْلُبِ العِزَّةَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللهُ

"بیشک ہم ایک ایسی قوم ہیں جنہیں اللہ نے اسلام کے ذریعے عزت بخشی، پس جب کبھی بھی ہم اس چیز کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت تلاش کریں گے جس کے ذریعے اللہ نے ہمیں عزت دی تھی، تو اللہ ہمیں ذلیل کر دے گا۔" [اسے امام حاکم نے اپنی مستدرک میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

اے اللہ! ہمارے آخری کاموں کو ہمارے سب سے اچھے کام بنا دے، ہماری آخری عمر کو سب سے بہترین عمر بنا، اور ہمارا سب سے اچھا دن اس دن کو بنا جس دن ہم تجھ سے ملیں گے۔ بیشک تو ہی وہ ذات ہے جس سے مانگا جائے اور جس سے سب سے زیادہ کرم کی امید رکھی جائے۔

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے لیے قرآنِ مجید میں برکت پیدا فرمائے، اور مجھے اور آپ کو ان آیات اور دانشمندی کی باتوں سے فائدہ پہنچائے۔ میں اپنی بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے اور آپ سب کے لیے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں، اور اسی سے توبہ کرتا ہوں، بیشک وہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جس نے ہمارے حالات کو ٹھیک کیا اور ہمارا انجام اچھا کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں؛ اور اس کا ہر حکم غالب ہو کر رہتا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنہیں سب سے اعلیٰ مرتبے اور خوبیوں کے لیے چنا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کے خاندان پر اور ان کے ان صحابہ پر رحمتیں اور کثرت سے سلامتی نازل فرمائے جنہوں نے بلند ترین درجات پائے۔

امابعد:

اللہ کے بندو! اللہ کا تقوی اپنے دلوں میں پیدا کرو، کیونکہ یہی تقویٰ تمہاری کامیابی اور مدد کا ذریعہ ہے، اسی سے تمہارے کام سنورتے ہیں، یہی تمہاری عزت کا تاج ہے اور یہی تمہاری اصل طاقت کی نشانی ہے۔

اے ایمان والو!

سال کے شروع میں ہم جن بڑے واقعات کو یاد کرتے ہیں اور ان سے سبق حاصل کرتے ہیں؛ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے اور اپنے دشمنوں کو سزا دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا سچا اور ہمیشہ زندہ رہنے والا واقعہ ہے جو وقت گزرنے اور حکومتیں بدلنے سے بھی پرانا نہیں ہوتا۔ یہ وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کامیابی دی، اور ظالم فرعون کو اس کے لشکر سمیت سمندر میں ڈبو دیا۔ اللہ نے بنی اسرائیل کے لیے سمندر کے بیچوں بیچ راستہ بنا کر انہیں

صحیح سلامت نکال لیا۔ وہ لوگ جو کل تک غلام اور کمزور بنا کر رکھے گئے تھے، انہیں اس عظیم فتح کے بعد امن حاصل ہوا اور زمین پر حکومت مل گئی۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ظلم، زیادتی اور تکلیفیں چاہے جتنی زیادہ ہوں اور جتنے لمبے وقت تک رہیں، آخر کار اللہ کی مدد اس کے پیارے بندوں کو ہی ملتی ہے اور انہیں کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ اس میں ہر اس انسان کے لیے بڑی عبرت ہے جو ظالموں کے راستے پر چلتا ہے، کہ اللہ کا عذاب اسے بھی ایک دن ضرور پکڑے گا، چاہے کچھ دیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔

لہذا واقعۂ ہجرت اور عاشورہ کا دن، یہ دونوں ہی ہمیشہ رہنے والی فتح کے دن ہیں۔ یاد رکھیے! اس واقعے سے ایمان والوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہونی چاہئیں، نیز ظالموں اور جھوٹ کا ساتھ دینے والوں کو وقت ختم ہونے سے پہلے اپنی برائیوں سے باز آجانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُۥ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى ٱلسَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴾ [ق: 37] "اس میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو دل رکھتا ہو یا حضور قلب کے ساتھ متوجہ ہو کر بات سنے۔"

اے ایمان والو!

اللہ کے مہینے 'محرم' کے پسندیدہ اعمال میں سے: ایک اہم عمل یہ ہے کہ اس میں کثرت سے روزے رکھنا مستحب ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: أَفْضَلُ الصِّيامِ بَعْدَ رَمَضانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمِ "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔" [اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے]۔

اور خاص طور پر دسویں تاریخ (عاشورہ) کا روزہ، کیونکہ اس دن کا روزہ گزرے ہوئے پورے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ

السَّنَةَ الَّتِي قَبلَه "میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کے بدلے پچھلے ایک سال کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔" [اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے]۔

اور نبی کریم ﷺ نے اہل کتاب کی مخالفت کرنے اور خیر و ثواب میں اضافے کی خاطر اس سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھنے کا عزم فرمایا تھا؛ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ "اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو ضرور نویں تاریخ کا روزہ بھی رکھوں گا۔" [اس حدیث کو امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے]۔

لہذا اے توفیق یافتہ لوگو! اپنے نبی ﷺ کی دعوت پر لبیک کہو، اور اپنے رب کی رضاجوئی کے لیے ان دو دنوں (نو اور دس محرم) کے روزے رکھنے میں جلدی کرو، یہ ہے تو مختصر عمل لیکن اس پر بیشمار اجر و ثواب مرتب کیا گیا ہے۔ عقلمند تو وہی ہے جو ان مبارک موسموں کو نیکیاں کمانے کے لیے غنیمت جانے، اور اپنے نئے سال کا آغاز نیک کاموں، اطاعت گزاری اور بلند درجات کی کامیابی حاصل کرنے سے کرے۔

اس کے ساتھ ہی—اللہ آپ پر رحم فرمائے—یہ بات جان لیں کہ اجر کے لحاظ سے سب سے افضل اعمال میں سے؛ اولادِ آدم میں سب سے افضل، بلند مقام و مرتبہ والی ہستی، نشانیوں، واضح دلیلوں اور چمکدار روشن اوصاف کے مالک نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود و سلام بھیجنا ہے۔ یقیناً آپ کے رب نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے، چنانچہ اس نے اپنے کلامِ پاک میں فرمایا ہے: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [الأحزاب: 56]

"بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

اے اللہ ! ان پر اور ان کی تمام آل اور صحابہ پر رحمت نازل فرما، اے اللہ ! تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے، ان میں سے زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی، اے ہمارے رب ! ہم سے آزمائش، وبائی بیماریاں، تکلیفیں اور سختیاں دور فرمادے، اور ہم پر اپنی نعمتیں ہمیشہ قائم رکھ، ہم سے عذابوں کو دور کردے، اور ہمارے نفوس کا تزکیہ فرما، تو ہی سب سے بہتر تزکیہ فرمانے والا ہے، اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، اے اللہ ! کویت اور اس کے رہنے والوں کو ہر شر اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رکھ، اور اس ملک کو اور مسلمانوں کے دیگر تمام ممالک کو امن واطمینان والا بنادے، اور ان کے قدموں کے نیچے زمین کو استحکام بخش، اے اللہ ! ہمارے امیر اور ان کے ولی عہد کو ان کاموں کی توفیق دے جنہیں تو پسند کرتا ہے اور جن سے تو راضی ہوتا ہے، اور انہیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں کی طرف مائل کردے، اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی